تیری تو ذات پر روشن ہی جزو کل کا حال
غرض کہ دیکھ کے اوس جا کی مرتبے کے تئین

خبر دی اسکی مجھی ای زمین کہ تجھین سی
دیا جواب مین نی کہ ای فلک ہیہات

نہین ہی خاک وہ ہی آبروی آبحیات
اگرنہ چشم کواکب کو پہنچی اوسمین سی

مجھی ہی نسبت اب اوس خاک سی کہان ہمسر
امام مشرق و مغرب شہ زمین و زمن

زہی امام کہ جز خاک در سنی جسکی
اگر نہو قلم صنع ہاتہ مین اوسکی

سندسان قضا اپنی سند سونسی کاکر
عجب نہین ہی کہ نکلی نہ تا دم محشر

خدانخواستہ دیوی چار عنصر مین
ابھی فنا کری منفذ ہوا کا ذرہ خاک

گر اسکا حکم اوٹھا دی جہانسی رشتۂ تعمیر
یقین تو جان کہ میزان عدل مین اوسکی

اوسیکی عدل مین ہی یہہ کہ چیونٹی کو خضر
شکوہ جیسی کا اوسکی بیان کرون لیکن

کہ جسکی دیکھ کے رفعت فلک ہی چکر مین
نہین ستاری ہین یہہ بلکہ لوٹتا ہی گا

کری ہی عرش اوسی اپنی جبہ پر صندل
کمیت خامہ فی اسلی وسکی وصف لکہنی مین

چمن مین خامۂ صنع کی جسکی سیکڑو پیچ آگی

بھلا ہی پردہ ہی مین رکہی جتنو نکا وقار
لگا زمین سی کرنی فلک یہ استغفار

ہوا ہی کس لئی اس خاک کو یہ عز و وقار
نہ یہ جو مجہ سی نسبت اوسی تو دیگر بار

نہین وہ خاک ہی کحل الجواہر الابصار
نگر سکی شب تاریک مین ہیچ تو رفتار

ابو تراب کے فرزند نی کیا ہو قرار
رموز دان خدا ذر لجہ اسرار

قبول ہو نہ کبہو سجدہ نماز گزار
تو لوح دفتر قدرت مین فرد ہو بیکار

سوای شورت اوسکی جسکی لکہین یکبار
زبان خامہ سی کچھ لفظ غیر استغفار

گر اوسکی راہی بدلنا طبیعتونکا قرار
نچوڑ سی پانی کا قطرہ جہانتین ایک شرار

مجال کیا جو سلیمانی مین رہی زنار
ہوا ہی دانہ خردل برابر کہسار

مجال کیا ہی کہ دم ماری اژدر خونخوار
کہان خیال کو پہنچی کی دہانتک بار

اوسیکی بوریہ سی ہی سفرہ زمین کو قرار
اسی حسک سی پا انکا رہ نہ چرخ لیل و نہار

گر اوسکی فرش کا جہاڑو بسکی تھی ہی غبار
کیا ہی سفر کا عنبر کو تختہ گلزار

کبھو نہ ایک قدم چل سکی نسیم بہار

غرض وہ گرہ عنان ہوئی جب چمکتا ہی
جہان جلد لیا اوسکی کہنا تلک مین کون
چڑھا براق کی راکب سنے دوش پر اپنی
امیدوار ہون غیبت سی اب بلا مجکو
کہی ہی اشہد ان لا الہ الا اللہ
تیری کمان کی آگی ستی حد و تیرا
جہان نہ پہنچی ہی تیر خیال کا پیکان
تیری دیار کی چیونٹی کی زور سی شاہا
امور سلطنت اوسکی بغیر مرضی کی
نہ جانکی قالب تہی کرین دریا
بیان علم کا تیری مین کیا کرون ہیہات
کرین ہین نہ ورق آسمان کو تا ہی
بہراز سہم شکم حرص جودنی تیری
گہر ہنون جو تیری ابر فیض کی آگی
نگاہ فیض تیری کیمیا اثر اتنی
نہ نکلی کانسی فولاد تا ابد ہی گر
شہا ہمیشہ تیری بندگان عالی کے
چہار عرض سی اب عرض اولین یہی ہی
صفت نعالین اپنی بلا کی دی جا کیے
سوا رخاک در اپنی سی اوسکو یا مولا
سوم اگرچہ سراپا ہی جو ہر ذاتی
چہارم اینکہ ہمہ دوستان ہو و جہان
بچین فلک ہی ہو و مہر جب تلک قائم

نہین پہنچتی ہی برق اوسکی گرد کو زنہار
ملک کو جسکی سوار لیا عزم ہی دشوار
سکہائی جسکو سواری وہی ہوا و سپہدار
حضور یا خلعت الصدق حیدر کرار
عدم مین کفر سدا یاد کر تیری تلوار
کبہو نہ تنبہ سکی روز نبرد کر کی فرار
کری ہی دانسی کند تیری تیر کا سوفار
کہان زبان کو ہی طاقت کہ کیجی گفتار
اگرچہ ہووی سلیمان نکر سکی زنہار
کرین جو اون پہ تیری آتش غضب سی شرار
تو ہی گواہ جو کچہ تجہ پہ ہو چکا ہموار
شہا اگر تیری بخشش کا کیجی طومار
نہین اب اوسکی تتمن ورد استلا سی قرار
کری نہ کر عرق انفعال ابر بہار
اگر وہ ہو کرہ خاک کی طرف یکبار
عجب نہین ہی بغیر از طلا ہی دست فشار
جنا بین ہی سوداگی ہی عرض چہار
کہ سینہ ہیچ پریشان نہو یہ مشت غبار
کہ لوز معرفت اوسکی لئی ہو شمع مزار
دوم ہی یہ تو کسی جرم ستی ندی سرو کار
دلی ہمیشہ تہی دست ہی برنگ چنار
قبول ہوین بحق ائمہ اطہار
ہمیشہ دیکھی اسی طرح جشن اہل دہنار

ہوا ایمان کی قدم سی لگا رہی اقبال
جدا نہو سر اعدا سی چنگل ادبار

فصل دوسری ذکر میں قصیدہ و مستزاد و مسدس و مخمس و ترجیع و ترکیب بند و مثنوی کی قصیدہ شیخ ابراہیم ذوق دہلوی کا بیچ مدح بہادر شاہ متخلص بظفر کی

مصحف فتح تیرا ای سایۂ رب العزت
الیوم دی اعنی اکملت علیکم نعمت

تیرا دروازہ دولت ہی مقام امید
تیرا دیوان عدالت ہی محل عبرت

تیرا احسان بہار چمن صد رونق
تیری زینت چمن آرای بہار جنت

تیری عشرتکدہ میں بار کسی غم نشاط
تیری خلوتکدہ میں دخل کسی غیر لا غیرت

صفحۂ علم پہ ہر جیس سی تو ہم زانو
ہملۂ عیش میں تا بید سی تو ہم صحبت

ماہ نو ایک فلک پر تیری نوبو نشان
نو فلک کو نشین تیری قدیم الخدمت

کیسۂ گوہر انجم تیرا صرف انعام
طاقۂ اطلس گردون تیری صرف خلعت

بنکی شئیت ہی تیری آئینہ حسن عمل
عمل خیر تیرا جلوہ حسن نیت

ذہن عالی ہی تیرا عالیۂ شاخ سدرہ
طبع رنگین تیری گلچین ریاض جنت

تیرا افضال عطا کی لئی ہر بان کرم
تیرا اکرام زمانہ کو دلیل رحمت

علم ظاہر سی ہی یکسان تجہی علم بطون
نور باطن سی برابر ہی حضور و غیبت

ذہن صافی ہی تیرا ہر وہ در معنی عجیب
ہوشگافی ہی تیری کوہ شگاف دقت

عقل میں شمس ہی تو علم میں کان گہر
فضل میں کعبہ ہی تو حلم میں کوہ رحمت

تیری تدبیر پہ ادراک بہوش و فہم
تیری شمشیر ہزاروں پہ ہر فتح و نصرت

دعوت صدق پہ لای تیری ایمان ہر شخص
دست ہمت پہ کری تیری سخاوت بیعت

تجہسی راضی ہی خدا اور خدا کی محبوب
تیرا حامی ہی نبی اور نبی کی عترت

عزم کو تیری ہی ہر عزم میں عالم بالجزم
قصد کو تیری ہی ہر قصد میں قصد سبقت

قوت روح ملائک چمن قدس میں ہی
ذات قدسی کا تیری عطر قبا ہی نکہت

کیا الہی تجہ اوپی نعمت خلق
کیونکہ واجب ہی خلائق پہ ہو شکر نعمت

نطق شیرین سی تیری عام ملاحت ہی ولی
ثمر تلخ ہو حنظل کا سو ہو شہرت

شوکت عقرب جراره کی مانند ہی
روش شیشه ہر ایک سنگ ہو ریزه ریزه
نسبه کشف وار چھپاتا ہی فلک نے تیر سپر
آئی طوفان جو تیری قہر کا طغیانی پر
وه تیری تیغ کی برش ہی که سایه جسکا
تیرا بدخواه رہی حرز سی بیمانتک محروم
آسیا وار پھری کیون نه فلک گرد تری
کیا تیری فیل کی اوصاف لکھون مین که بہم
اوسکی خرطوم ہی گر طره لیلی کی مثال
کیا عجب گر ہو تپ لرزه ہیبت سی تری
آب باران کرم تیرا ہی وه شربت خضر
عدل کی لفظ کو دیتا نہین نقطه کوئی
عہد مین تیری عجب کیا ہی سراغ دل شمع
پنجه اگر یه بسه پنجه موش و گنجشک
دور انصاف مین گر تیری ہو گوشه سیاب
دبا اللهنی وه غالب بصفا تجھکو
فرد تفصیل حوائج ہی رخ حاجتمند
عید کو دیکھ تیری ساتھ خلایق کا ہجوم
لکھی گر خامه تیرا وصف شمیم اخلاق
منتہی ہون نه کبھو تیری صفات نیکو
ذوق کرتا ہی دعا که پھر اب ختم سخن
عید ہر سال مبارک ہو تجھی عالم مین
خیر خواہونکی تیری چہره په ہو رنگ نشاط

دل حاسد مین خلش گر تیرا رشک شوکت
پڑی بالبزر پہ گر گرز کی تیری ضربت
کیا غضب ہی تیری شمشیر غضب کی حدت
کشتی نوح بہی باعدا کو ہو گرداب صفت
گر تری ایک دم مین ہیبت لی سی مغارق مشہد
دین نه تعویذ اوسی تا یه نشان تربت
تیری توسن کی چہکاری کی اوڑ جائی پہر
ابر رفتار و جبل پیکر و گردون رفعت
تو مین دندان صفا ساعد سلمی کی صفت
نبض کی طرح رگ سنگ مین پیدا حرکت
برسی لاله په تو افیون مین ہو سمیت
عدل سی تیری جو موقوف ہی رسم رشوت
شعله مین مرہم کافور کی ہو خاصیت
ہی حمایت سی تیری دایه کا دست شفقت
تو بلا شبه تری دینی ہوس کو دیت
ای شہنشاه صفا دہن و سراپا صفوت
عرض حاجت کی نہین سامنی تیری حاجت
کہی عارف که یه کثرت مین ہی ظاہر وحدت
تو ہر ایک نقطه ہوا ایک نافه مشک تبت
گریبان کبھی تا حشر صفت بعد صفت
که زبان کو ہی نه یارا نه قلم کو طاقت
با شکوه و حشم و جاه و ظفر و صحت
اور بدخواه ہو تیری رخسار په اشک حسرت

مستزاد سراج الدین محمد بہادر شاہ متخلص بظفر

میں ہوں عاشق مجھے غم کہانے سے انکار نہیں	گرہے غم میری غذا
تو ہے معشوق تجھے غم سے سروکار نہیں	کہائے غم تیری بلا
دل و دین تیری جدائی کی گئی کرتی ہے طلب	اور جو کچھ کہا سب
پھر جو بیزار ہے تو مجھکو بتا اسکا سبب	میری تقصیر ہے کیا
بھیجے خط سیکڑوں لکھ کر تمہیں شب ہاری سے	بڑی ہی دشواری سے
تمنے بھیجا نہ جواب ایک بھی عیاری سے	یہہ ہی قسمت کا لکھا
طلب بوسہ پہ کیوں اتنا برا مانتے ہو	ہمیں پہچانتے ہو
دیکھو ہم ہیں وہی جانباز ہمیں جانتے ہو	کرتے ہیں جان فدا
ہے حیات ابدی گر ہو شہادت حاصل	تیری ہاتھوں قاتل
تیری آب دم شمشیر کو تیرا بسمل	سمجھے ہے آب بقا
کیا کہوں تیری میں انداز و ادا کا عالم	ہے ستم ہائے ستم
دیکھکر ہوش رہیں کیا کہ نکل جائے ہے دم	ائے بہت ہوش ربا
نہ تو تقریر سے ہو کام نہ تحریر سے ہو	اور نہ تدبیر سے ہو
ہم تو کہتے ہیں ظفر جو کہ ہو تقدیر سے ہو	ہے یہی بات بجا

مسدس مظلوم سراپائے محبوب میں

در رہ الفت کافر صنمی افتادم	گردش شاہنشہ اقلیم جنون استادم
مژدہ جہان کہ شدہ کعبہ دین بربادم	فاش میگویم واز گفتہ خود دلشادم

باز عاشق شدم و خط غلامی دادم
خواجہ را گو کہ بیاید بمبارکبادم

موی آشفتہ سر ان مجھے آشفتہ کیا	ہاتھ میں ناصح کے آئینہ حیرت کا دیا
ابروی قاتل سفاک نے جی ہیرالیا	باعث چشم و مژہ خون جگر پینے پیا

در رہ عشق دلم شد ہدف تیر کسی

زخم حسن به شد فی هیبت ز تدبیر کسی

کان نی کان ملی بالا دیا بالی نی
داغ دل پر مه عارض کی دیا بالی نی
تا گنی زلف نظر آئی جو سا کالی نی
طاقت سوز جگر آه کو دی نالی نی

خرمن صبر و سکون سوخت شرار آهم
برق را سوز در آموخت شرار آهم

الف کا حسن ہوا باعث ایجاد ستم
لعل لب سی تها عیان لعل یمن کا عالم
بیره بینی نازک نی کیا ناک مین دم
ہو گئی دیکهتی ہی اشک فشان دیدهٔ نم

گشت از چشم روان سیل سرشک گلگون
جوش جیحون زده سمتی طرفی زد شبخون

سخت دل تنگ کیا سحت زبانی نی مجهی
صدمهٔ خنجر کا دیا تیز بیانی نی مجهی
لب فرو بسته کیا حرف زبانی نی مجهی
مارا ایک تیر ادا حسن و جوانی نی مجهی

لشهٔ آتش دیدم در رنگ گل تر یاد آمد
آب دندان نظر آمد نه گهر یاد آمد

سو کوئین چاه زنخدان نی جهکائی مجهکو
ڈوری گردن کی کئی رنگ سی بهائی مجهکو
سیب جنت کی غبغب نی دکهائی مجهکو
دوش و بازوی حسین جب نظر آئی مجهکو

تاب رفت از دل و از جسم توانائی رفت
او فتادم بزمین صبر و شکیبائی رفت

سینهٔ صاف ستمگر کی صباحت دیکهی
سیب پنجه سی فزون گنی کی نزاکت دیکهی
ایک رنگت مین کئی رنگ کے آفت دیکهی
بیکلی تهی جو کلائی کی نزاکت دیکهی

پنجه با پنجهٔ خورشید اشارت میکرد
ناخنش از مه نو حرف حقارت میکرد

گدگدی روح کو تهی کات گدا کاکی سبب
قبه نور سیرا ایک سو سنی انگشت تهی غضب
اودهری دیکهین جو چهنگلی نی کمایا ہی غضب
سر په مندیل سیه باندهی تها معشوق عرب

بر سر قیصر و خاقان دو کلاہی عجبی
در تہ ابر سیہ نیر دو ہی عجبی

صاف تہا تختۂ بلور سی افزون جو شکم — حال دل دیکھتی ہی ہوگیا درہم برہم
نقشۂ ناف حسین تہا نخی حسن سی نم — کرکا فر بدکیش رہ ملک عدم

در تہ ناف حسین دیدم و غشش کردم
در خیال سم آہوی خطا غشش کردم

جلوۂ طور کا جلوہ جو سرین پر دیکہا — ثانی موسی عمران ارنی دل نی کہا
رانین بدکیش کی تہین نور کا ایک پتلا سا — ساق شمع حرم حسن کا پورا نقشا

پشت پا رنگ کف پا بنظر چون آمد
عوض اشک بچشم ترمن خون آمد

زیب سادہ وضعی سادہ لباس کا فخر — اٹھتی صبح کری دیکھیہ جسی جون بدر
سادہ شبنم کا سفید ایک دوپٹہ سر پر — سیکڑون رنگ فدا جسپہ کہ ہو نور سحر

وقت نظارہ او رنگ زخم فق گردید
چاک زد جیب قرارم جگرم شق گردید

سادی انگیا کی کچھاوٹ ہی عجب شیدی کی — حلقۂ دام بلا حلقی ہوئی کرتی کی
سادی شلوار بہی وہ ایک تہی کافر پہنی — بند شلوار سی تہی وصل ندی کی لچہی

دید پاپوش بغرق دلم از پا افتاد
کار جان من شیدا بسر پا افتاد

توڑا زنجیر کا ایک زیب گلو خوش اسلوب — دو بہری بند پڑی ہاتہون پاؤن کی محجوب
پاؤن مین دو دو جہڑی اہل نظر کی مرغوب — قدرت خالق خلقت ہی سراپا کیا خوب

کافری برہمنی سرو قدی دلجوئی
گلرخی دشمن دینی صنمی خوش خوئی

غمزہ و عشوہ غضب ناز و ادا طرفہ بلا — نگہ چشم سنان اجل و تیر قضا

خندہ لعل سے زیب قیامت آرا — غنچۂ گل لب انداز تبسم پہ فدا

کبک قربان بسر ناز خرام کافر
شور ہنگامۂ محشر تہ گام کافر

طرفہ طناز ستمگر کی مقابل مین ہوا — تیر ناز نگہ چشم میری دل پہ لگا
آخر کار کہا مینی کہ او ماہ لقا — کون سی نام تیرا کیا ہی بتا بہر خدا

قمقمت مہتاب سر اوج سپہرم
نجم برج فلک حسنم و مہر حسنم

پھر نہ فرصت دی ذرا محویت دل نے مجھی — تیر غفلت کی ہزار دن میری سینہ پہ لگی
عشق بدکیش نی صدمی وہ دئی دل کو میری — مجھسی تحریر ہوئی کچھ نہ وہ موتہ سی نکلی

شمع شان ز آتش غم سوزم و گریان نشوم
در گلو سرمہ اندازم و نالان نشوم

دام مین عشق کی پابند ہوا طائر دل — خنجر تیغ محبت سی ہوا مین گھائل
مین نہ سمجھا تھا غم عشق کا یارو حاصل — جوش وحشت مین یہی ہے تلاش کامل

دیدی جان سن زار دل مغموم است
با جفا کار جان کار دل مظلوم است

مثنوی منشی خدا علی متخلص بعیش لکھنوی

کرون مختصر نظم توصیف شعر — خبر سے جو ثابت ہے تعریف شعر
گئی جبکہ معراج مین مصطفی — مقفل نظر ایک حجرہ پڑا
لگی کہنی روح الامین سے نبی — مقفل یہ کیا چیز ہے یا اخی
کیا حامل وحی نی تب کلام — کہ اسمین مضامین بھری ہین تمام
دم حکر اشعار ای مقتدار — یہ سب ہوتی ہین شاعرونکو عطا
کیا شعر لاؤ ہجو کہتی کہان — کرون مین بھی سب مضامین بیان
وہ بولی کہ اے نور رب مجید — زبان شاعرونکی ہے اسکی کلید

خمسہ کہی شیخ فدا علی عرف اچھی صاحب المتخلص بہ عیش لکھنوی مسمی بطلسم عبرت ترکیب بند نواب مرزا محمد تقی خان ہوس پر حسب خواہش سرکار عالیہ کی ثبت سفینہ ہذا ہوا

نہیں ہے کچھ طور پہ افسوس زمانی کو قرار | آج ہی عیش و طرب کل ہی الم کے آثار
پند آمیز ہوس کی یہ سنو چند اشعار | ای مقیمان تہ سقف سپہر غدار
تا بہ کے حسرت فرزند و زن و شہر و دیار

بے ثباتی کہ زمانی کی یقین ہی سب کو | یاد خالق میں رہو بات نہ میری بھولو
عبرت آمیز سخن گوش دل و جان سی سنو | آیۂ فاعتبروا یا اولی الابصار پڑھو
ہو خرابی پہ اگر قصر فریدون کی گذار

ساز و سامان زمانی کا وہان تہا یکجا | ناچ گانی کی صدا کا نہیں آتی تہی صدا
تہا مکین سی وہ مکان رشک بہشت ارم | اوس مکان میں کبہی دربار ہا کرتا تہا
جلوہ فرما تہا کوئی خسرو با عز و وقار

لطف اعجاز تہا اون لوگونکی گفتارونمین | تہا مزہ قند کا ہر بار کی تکرارونمین
چشمکین رہتی تہین ہر وقت دل آزارونمین | رات دن چہلین رہا کرتی تہین سردارونمین
عیش و عشرت کا وہان گرم تہا ہر بازار

باغ میں جو ہانکی نہ سنتی تہی خزانکا ہم نام | گل و بلبل میں ہمیشہ تہی محبت کی کلام
ترو تازہ تہا چمن فصل بہاری سی تمام | شاخ گل زمزمہ سنجونکی نشیمن تہی مدام
ارغنون وار سدا گونجتی تہی صوت ہزار

تہا نمونہ چمن خلد کا وہ عالم مین | بلبلین آئین نہ صیاد کے چہل کی دم مین
آب گوہر سی زیادہ تہی صفا شبنم مین | بار وہان تہا نو خزان کا نہ کسی موسم مین
کبہی گل منہدی کا عالم کبہی لالہ کی بہار

گلبدن کرتی تہی گلگشت جہان شام و پگاہ | پہول مالن جہان بہری لاتی تہی گلچین چاہ
خوب اوس باغ کو اب لوٹ لیا خاطر خواہ | واہ نیرنگ فلک آفرین سبحان اللہ

واہ ری تیری تنگ ظرفی بایں عز و وقار

رشک مہتاب تھا خوبان ستمگر کا عکس — آئینہ تھا قد سرو رشک صنوبر کا عکس
غیرت مہر تھا جن کی رخ انور کا عکس — جس پہ پڑتا تھا پریزادونکی جوہر کا عکس

آج کل وہ لب جو چند کا ہی آئینہ دار

وحشت آباد جہان کا ہی یہ حال نہ پوچھو — سیر جس باغ کی کرتی تھی جہان کی کلرو
اب جو دیکھا تو نظر آیا وہان عالم ہو — چیلین منڈلاتی ہین اوڑتی ہین گولی ہر سو

ہین خیابان مین پر زاغ و زغن کی انبار

کل پی سیر جو ہم قصر فریدون سے گئے — بی مکین کی نظر آئی یہ مکان کی در بچے
خس و خاشاک کی انبار وہان پر دیکھی — گھونسلی سقف مین ہین الّوون ابابیلونکی

مسکن فاختہ ہی قصر کا ہر نقش و نگار

سیر آغاز مین انجام کی لازم ہی کرو — خواب غفلت سی اوٹھو چشم بصیرت کھولو
محو یون قصر فریدون کی نظارے مین نہ ہو — قصر کو جانی دو باشندونکو جانکی دیکھو

تکیۂ گور و گوزان آج ہی ہر ایک مزار

کچھ یہین حال زمانی کا ہی ہوتا ہی ثبوت — ایکدن سبکی لٹی ہی یہ مزار و تابوت
قبر مین سوتی ہین یون طفل و جوان و فرتوت — سینہ لبریز تمنا و بلب مہر سکوت

نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی ماتم دار

نہ وہ شوخی نہ کرشمہ نہ وہ الفت نہ وہ حسن — نہ وہ عشوہ نہ وہ غمزہ نہ وہ شہرت نہ وہ فن
نہ وہ قامت نہ وہ سیرت نہ وہ صورت نہ وہ حسن — نہ وہ ترکیب نہ وہ مونہہ نہ وہ رنگت نہ وہ حسن

نہ وہ انکھین نہ وہ نقشہ نہ وہ طرز رفتار

اب نہ وہ حسن نہ قامت کی وہ رعنائی ہی — نہ طبیعت مین نفاست نہ وہ زیبائی ہی
لن ترانی ہی نہ اعجاز مسیحائی ہے — نہ وہ چیلین نہ ترنگین نہ خود آرائی ہی

کنج تاریک ہی اور عالم تنہائی ہے

ہفت اقلیم مین جن کا کہ روان تھا سکہ — ۲ — آج وہ قبر مین سوتی ہین یہ ہی شان خدا

دیکھو تو حال جہان چشم بصیرت سی ذرا　　تخت جمشید و خط جام ہوا نقش فنا
نہ سکندر ہی نہ آئینہ حیرت افزا

بادشاہونکی ریاست ہوئی کیا کیا برباد　　نہ تو شداد رہا اور نہ بہشت شداد
دست عالم سی ہین ہردم نکرون کی فریاد　　آج وہ دولت قیصر ہی نہ اقلیم قباد
پایۂ حشمت سنجر ہی نہ ملک دارا

ہی نہ سخاک نہ جمشید نہ کاوس نہ کی　　دفتر شکوہ عالم نہ کبھی ہو کا طے
ذات خالق کی سوا اور رہی کی کوئی شی　　نفس باد صبا سی یہہ صدا آتی ہے
کہ سلیمان کا برباد ہوا تخت ہوا

مدتون سیر خرابات جہان کی ہمنی　　آج جو آئی وہ کل ملک عدم کو پہنچی
ایک وہ ہون تو کہون نام یون کس کس کی لے　　سیکڑون قافلی راہی ہوئی اس منزل سے
گرد اوڑتی کہین دیکھی نہ سنی بانگ درا

چین دنیا مین کوئی پای یہہ بیجا ہی خیال　　کون ہی وہ جو نہین ہاتھ سی اسکے پامال
حاجت شرح نہین سب ہویدا ہی یہہ حال　　کسکی اس بزم مین روشن ہوئی شمع اقبال
جسکو گل کر نہ گئی جنبش دامان قضا

باغ عالم کو نہ ایک رنگ پہ ہمنی پایا　　صاف مرجھا گیا غنچہ جو کوئی اس کا کھلا
باغبان کتنی ہین رو رو کی یہی صبح و مسا　　وہ گل تازہ نہ اس باغ مین بستی دیکھا
ٹھنڈی سانسین نہ بھری جسکی لیی باد صبا

شادی و غم مین ہاسی باغکی نخل توام　　مثل گیسو ہی دل سنبل پیچان برہم
کبھی گلگشت کی قابل نہین باغ عالم　　اس خیابان کا ہر ایک نخل ہی نخل ماتم
کف افسوس ہی پتا ہی جو اس گلشن کا

سوتی ہین قبر مین خاموش ہزارون دلدار　　نہ تکلم نہ اشارہ نہ تبسم زنہار
چشم عبرت سی ذرا دیکھو اگر ہو ہشیار　　لی بہرتی ہی صبا دوش پہ آج انکا غبار
جسکی رفتار سی ہر گام تہی فتنہ بپا

سوتی ہین قبر مین وہ مونس و ہمساز مسیح
زندہ مردہ دنکو جو کرتی تھی باندازِ مسیح
سامنی جنکی نہ نکلی کبھی آواز مسیح
جن کی آواز مین تھا مایۂ اعجاز مسیح
• خواب مین بھی کبھی سنتی نہین کان اونکی صدا

بستی مین دلدار جہان ہین محبوس
جن سے رہتا تھا ہمارا دل غمگین مانوس
• داغ دل مین غم احباب سے ہی جسم طاؤس
اونکی صورت کو ترستی ہین نگاہین افسوس
• صورت نور نظر آنکھو مین جن کی تھی جیا

یہ دن رہتا ہی اسی فکر مین سر بیر نگون
اور کچھ مجھکو تمنا نہین زیر گردون
قبر تاریک مین کیا ہوئیکا حال اونکا زبون
ہو میسر تو یہ بات اہل فنا سی پوچھون
کیون تغیان لحد حال کہو کیا گذرا

اب نہ وہ لوگ ہین باقی نہ وہ بزم رنگین
مجھکو بتلاؤ خدا کی لئی مین ہون غمگین
نہ رہی ربط و محبت کی وہ باہم آئین
ہمسو کیا ہوئین چیلین جو ہمدم رہتی تہین
• کیا ہوا ہمنفسو رابطۂ صبح و مسا

نہ سلاطین ہین نہ وہ دولت ہی نہ وہ بزم نشاط
نہ وہ چیلین ہین نہ الفت ہی نہ وہ بزم نشاط
نہ وہ آرام کی صورت ہی نہ وہ بزم نشاط
نہ وہ ہنگامہ صحبت ہی نہ وہ بزم نشاط
نہ وہ انداز سخن ہی نہ زبان گویا

چمن دہر سی افسوس ہی کیا بہول گئی
نہین معلوم کہ کس کام مین مشغول گئی
خار غم دی گئی با دیدہ مکحول گئی
ربط و اخلاص کی باہم تہی جو معمول گئی
دفعتاً ہمنفسان ایسی ہمین بہول گئی

ہان خبردار قریب آئی بہت فصل خزان
مان کہنی کو یہ موسم ہی غنیمت نادان
شاہدان چمن دہر ابہی تک ہین جوان
چار دن دیکہ لی تو لطف گلستان جہان
• پہر نوا سنجیٔ مرغان خوش الحان کہان

دیکھ دنیا نہین ایک رنگ پہ رہتی اصلا
حال کیون بہول گیا کارگہ عالم کا
نہ تو شیرین ہی نہ لیلی نہ وہ [illegible] عذرا
یاد کر جب سی تو پیدا ہوا کیا کیا دیکھا

کیسی کیسی گل خزان ہو گئی آنکھون سی نہان

کیون نہ ہم شکوہ بیمہری آفاق کرین
جانی انصاف سی دیکھو تو نہ کیونکر روئین
وہی او مہہ جبین جو ہر وقت میری پاس رہین
جن سی ایکدم کی جدائی نہ گوارا تھی ہمین

ایسی بچھڑی کہ نہین صفحۂ ہستی پہ نشان

ہجر احباب سی جو رنج ہی دل پر اپنی
ہائی اللہ دو ہائی ہی کہ تیری ہو گئی
شرح اس غم کی بھلا کیجئی کس کی آگی
فلک تفرقہ انداز کی کج بازی سی

وہ جدا ہو گئی قسمت کا نہ تھا جن کی گمان

جب سی احباب سی چھوٹا ہون یہ حال ہوا
مجھ مین تو ہوش نہین ہستی ہو کیسی بھلا
صورت آئینہ سکتہ سے کبھی کا ہون بکا
کبھی ہنستون تھی ہوئی کیسی تھی کیا قد تھا

سب پہ یاد ہین مجملا کرون کس کا بیان

اب نہ دل لینی کی محفل مین نہ وہ پیرہن ہین
یاد اب تک ہین بالصحت کی وہ تقریرین مین
قید عاشق کو نہ کاکل کی نہ وہ زنجیرین ہین
سامنی چشم تصور کی وہ تصویرین ہین

رات دن پیش نظر ہین وہ لب پر تبسم و دہان

جان لیتی ہی گل اندامون کی رہ رہ باتین
ہاتھ ملتا ہون اسی رنج سی رہ جاتی ہی
یاد آتی ہی حسینان جہان کی شوخی
حیف وہ لب جو نہ خالی تھی تبسم سی کبھی

مسکراہٹ کا اب آثار نہین یا نہ عیان

وہ حسین جنکی خرو قامت و دیبا پوشاک
قبر مین سو گئی مین اس شکل سی زیر افلاک
ناز و انداز سی جنکی دل عاشق ہی چاک
مٹ گئی یکدم سی تن آغشتہ بخاک

نہ ہی وہ ناوک مژگان نہ وہ ابرو کی کمان

طبع مین اب نہ وہ شوخی نہ لب مین اعجاز
نہ کسی شی کی غرض اور نہ کسی بات کی آز
اب نہ رفتار مین پامالی دل کی انداز
نہ کسی چیز کی پروا نہ وہ شوخی نہ وہ ناز

نہ وہ ہنسنا نہ کسی کی فریاد و فغان

قبر کی گود مین سب تاریکی جب پاتی تھی
دم خفا ہوتا تھا کس خوف سی چلاتی تھی

نہ قدم ہوتی اندھیرے مین کہین جاتی تھی ۔ کبھی ہو جاتی تھی گل شمع تو گھبراتی تھی
ہائی کیا قبر کی تاریکی مین ہوگا خفقان

وہ جہان چرخ نہ فرش نہ ستارون کی ضیا ۔ نہ جہان سیر کو گلشن نہ فضائی صحرا
نہ جہان روزن دیوار نہ غرفہ نہ ہوا ۔ نہ جہان پرتو خورشید نہ تحریک صبا
نہ جہان اختر تابندہ نہ ماہ تابان

مل گیا خاک مین وہ حسن وہ فہم و ادراک ۔ چل بسی آپ ہی رہ گئی زرین پوشاک
دفن ہین قبر مین اسطرح بتان بی باک ۔ بند لب آنکھین کھلین لعفی رخ آغشتہ بخاک
دست و پا بیحرکت پیکر بی تاب و توان

نہ عزیزون کی تمنا نہ تمیز بد و نیک ۔ نہ غم راحت و ایذا نہ تمیز بد و نیک
نہ کسی چیز کی پروا نہ تمیز بد و نیک ۔ نہ غم شادی دنیا نہ تمیز بد و نیک
بستر نرم کی خواہش نہ تلاش کسب نان

وہ کرشمہ نہین غمزہ نہین وہ ناز نہین ۔ حشر طلبی ہین نہین بات مین اعجاز نہین
بیان لب کی وہ آئین وہ انداز نہین ۔ کوئی مونس نہین ہمدم نہین ہمراز نہین
طاقت نطق کہان سانس بھی دمساز نہین

چشم عبرت سے نظر کر طرف دار فنا ۔ کون زندہ رہا عالم مین ہمیشہ مبتلا
کبھی جمعیت خاطر کسی نہ رہنا اس جا ۔ ورق دہر ہے مجموعہ پریشانی کا
نقد ہستی ہے ازل سے گرو امر قضا

نقش ہے آپ ہی جو کچھ ہے جہان ہیہات ۔ قائم و دائم و باقی ہے خداوند کی ذات
کل شی کا جو مضمون ہے کھلا اوسے یہ بات ۔ عارضی گر ہے نہین پائی کسی شی کو ثبات
ہے فنا عین بقا اور بقا عین فنا

عاقلون پہ نہین مخفی کبھی احوال جہان ۔ سیر آغاز مین انجام کی کرتی ہین بیان
اپنا ہرگز تو کسی کو نہ سمجھ اے نادان ۔ بھاگتی ہین جنہین آرام دل و راحت جان
سبھی بیگانے ہین گر چشم بصیرت ہو وا

اہل عالم کے طریقہ کوئی مجھ سی پوچھی انکی الفت پہ مروت پہ نہ کوئی بھولی	اپنی ہی کام سی بہہ لوگ ہین مطلب رکہتی یہان کی باشندی ہین سب اپنی غرض کی بہی
بات بگڑی پہ کسی کو نہ کسی کا دیکھا	
خوف صیاد اجل سی ہی لرزتا سر بند جانتا ہوگا اہی خوب جو ہے دانشمند	تالی بلبل کی اسی فکر مین رہتی ہین بلند ہی بہار چمن دہر خزانکی پابند
نہ گل و لالہ کو وقفہ نہ جوانی کو بقا	
کیا کہون تجہسی بہلا حال جہان ای نادان فکر کر حال مین دارا و سکندر کی یہان	کچہ نہین حاجت تشریح عیان راچہ بیان کیا ہوا جام جم و چتر فریدون ہی کہان
اور کیا تخت سلیمان بسر و وش ہوا	
قبر مین چار طرف پیش نظر ہہ کی زمین جانا اوس جا ہی مقسم ہین باجان حزین	پرتو مہر نہ گردون نظر آتی کا کہین یاور و مونس و غمخوار جہان کوئی نہین
نہ خز و قاقم و سنجاب نہ فوش و دیبا	
نہ جہان کوئی غم و درد شبانی کی لیے نہ جہان کوئی چراغونکی جلانی کی لئی	نہ جہان کوئی نئے کپڑی پنہانی کی لئی نہ جہان کوئی کفن تنسی بچانی کی لئی
نہ جہان خاک کوئی تن سی چہڑانی والا	
قبر مین سوتی ہین اسطرح بہت رشک پری مٹی کو ندہی ہوئی ہی رخنہ تربت مین بہری	جنکی مشہور تہی آفاق مین بیدادگری نہ دزان باد بہاری نہ نسیم سحری
نہ گل و لالہ نسرین نہ فضائی صحرا	
خاک مین مل گئی ساری وہ جوانیکی امنگ نہ وہان بزم طرب ہی نہ شراب گلرنگ	زیر سر ہی عوض بالش پر تختہ سنگ شب تنہائی و تاریکی و زندان تنگ
یاس دل ناامیدین ہوئین کی نہ تا روز جزا	
عیش پر رحم کر ای داور یوم المحشر ہی قریب اب سفر ای داور یوم المحشر	ہی تجہی پر نظر ای داور یوم المحشر الحذر الحذر ای داور یوم المحشر

تجہ سوا کوئی نہین ہی جو سنی مضطر کا

کیا ہی نخوت دنیائی کیا ہی مدہوش | سخن حق کی سماعت مین رہا پنبہ بگوش
جائی انصاف ہی کیونکر نہ کرون جوش و خروش | بار غم سر پہ ہی پشتارۂ عصیان بر دوش

حسرتین توشۂ زاد سفر جرم و خطا

چل بسی پہلی وہ جن سی تہی طبیعت مانوس | ماتمن رہتا ہون زندان الم مین محبوس
نیک اعمال حسن سی ہین جہا مین محروس | کوئی دنیا مین نہین دوسرا مجہ سا مایوس

دائمی ہر حال مین خستہ دل افسوس افسوسا

۵ ہی بہار چمن دہر جنان سی بہتر | بلبلین خندہ زنان سیر کنان رشک قمر
کیا تعجب ہی جو وارفتہ و شیدا ہو بشر | ہی یہہ دلچسپ مکان جی سنگی بیان کیونکر

نی و می مطرب و ساقی شب ماہ و سحر

ہر طرف پہرتی ہین مرغان چمن زمزمہ خوان | بادۂ ناب و مغنی و حسینان جہان
کوئی چیز ایسی نہین جسی ہو دل نالہ کنان | دیکہو جس شی کو ہی مرغوب دل پیر و جوان

سبزہ و ابر و ہوا لالۂ حمرا گل تر

دیکہو پروانی کو تو شمع پہ کیا مفتون ہے | دیکہو شبنم کو تو ہر قطرہ در مکنون ہے
نہر کو دیکہو تو وہ غیرت صد جیحون ہے | دیکہو صحرا کو تو سر سبز و زمرد گون ہے

دیکہو دریا کو تو ہی موج نسی زنجیر بہ بر

لطف گانی مین مغنی کی نیا ہر دم سے | تال سم عاشق بیدل کو شال سم سے
درکنار او رمزہ لطف یہہ کیا کچہ کم ہے | دیکہو باران کی جو قطرون کو تو یہ عالم ہے

موتی پہرتی ہین دامان صبا مین گوہر

طعنہ زن روضۂ رضوان پہ ہر ایک گلشن ہے | دیکہو جس حور لقا کو تو نیا جوبن ہے
گریہ عاشق بیدل سی خجل ساون ہے | برق جو نا چشم میان ابر پہ چشمک زن ہے

رعد مین نعرۂ عشاق کا پیدا ہے اثر

واہ کیا صنعت صانع ہی کہ با حسن تمام | ا[illegible] جلتا ہی دل سی [illegible]

دیکھ لو آنکھوں سے باور نہو گر میرا کلام شفقی جامہ پہنتی ہیں جو با دل سرِ شام

بھولتی ہی بوقلموں صاف زمین سرتاسر

کیوں نہ پیدا ہو حسینان سے مشہور جہان صبح رہتی ہیں دل آرا یہ بھی سب بامان

عاشقوں کی تو یہہ صورت سے کہیں نالہ کنان ... وشوہ آئا ہی یہہ عالم کو نئی طرز سے یان

ہیسی ہین دل عشاق باندازِ دگر

کیونہ مشہور جہان ہوئیں بتان غیر و عام دل لبھا لینے کی رکھتی ہین یہہ اسباب تمام

کیجیے کس کس کا بیان لیجیے کس کس کا نام غمزہ و عشوہ و انداز و ادا طرزِ خرام

ایک سے ایک ہے قتلِ جہان بیباک تر

بات پیرانہ ہی میری ہوون اگرچہ کم سن ہو گئین کی لقمہ گور اہل جہان سب ایکدن

سچ یہی ہی کہ جو کو دکھے جوان اور چمن شاق ہی اس کی جدائی تو بھی کو لیکن

عالم خواب سمجھتی ہین اسے اہل نظر

جمع ہر چند ہین سب عیش و طرب کی اسباب سیر دریا کبھی کرتی ہین جو ہم خانہ خراب

سرا و ٹھا کر یہی ہر ایک سے کہتا ہی حباب لطف لاکھوں ہین پر افسوس کہ ہی نقشِ برآب

آبشارین ہین سدا نوحہ گر اس گلشن پر

نہیں بیفائدہ مانند جرس جوش و خروش لوگ باتین میری سن لین ہمہ تن ہن کر گوش

شرم ہین بادہ غفلت سے زیادہ مدہوش چھوڑ دین اسکی محبت کو جو ہین اہلِ شعور

وہ دن آتا ہی جو ہی کی مہمان کو خبر

مشتہر بات ہی یہہ فرق نہین اسمین ذرا عشق مجبور کو کرتا ہی جہان میں رسوا

تو بھی حاصل ہی یہہ دل میں ذرا بہر خدا اختیار اپنا جہان ہو نہ وہان الفت کیا

جی لبھی ہین جو ہو اعشق تو ہین لاکھ ضرر

کیون فغان کرتے ہو مانند جرس ہر دم یہہ نہین ملنے کے دنیا کی ہوس جانی دو

عیش کی بات سنو ایک نفس جانی دم اس سے الفت نکرو دیکھو ہوس جانی دو

چپ رہو بہر خدا چپ ہو بس جانی دم

رباعی مستزاد عیش لکھنوی

اک روز بلند ہوگی فریاد و فغان ✚ ہر گھر سے یہان ✚
دسی لی کہ اسی کا پہل تو پاویگا وہان ✚ بجے رباب و کمان ✚
ہشیار نہ بھول یاد رکھ دیکھ ذرا ✚ غفلت سے ہے بری ✚
دنیا سے عدم کی سمت ہو ویگا روان ✚ ہے ... جوان ✚

واسوخت خواجہ حیدر علی متخلص بآتش

گو کی ایک یار نہ تہا یار تیری یار تہی ہم
ہمدم وہم سخن و مونس و غمخوار تہی ہم
لطف و اشفاق و عنایت کے سزاوار تہی ہم
مدعی اب جو ہین مجبور تہی مختار تہی ہم
چین چین پر نہ تہی رنجش کی نہ یہ باتین تہین
مہربانی تہی شب و روز ملاقاتین تہین

انس تہا ہم سے تمہین ہم تہی تمہاری مائل
عشق تہا حسن خداداد سے ہمکو کامل
غم و اندوہ جدائی سے نہ واقف تہا دل
باغ عالم مین مرادین تہین ہماری حاصل
سرو قد قمری بی صبر و تحمل ہم تہی
گل تمہارا رخ گلرنگ تہا بلبل ہم تہی

گوش زد یار تیری نام نہ تہا غیرونکا
لانی پایا کوئی پیغام نہ تہا غیرونکا
گرد حلقہ سحر و شام نہ تہا غیرونکا
خلوت و بزم مین کچہ کام نہ تہا غیرونکا
دامن پاک سے گرد تجسس آگاہ نہ تہی
کوچہ گرد و نکو طبیعت مین تیری راہ نہ تہی

دلبر جی اپنی تجہی رہتی تہی منظور اید وست
ایکدم انکہ سے ہم ہوتی نہ تہی دور اید وست
دشمن اسطرح سے پہرتی نہ تہی مغرور اید وست
جو خدا چاہی کری بندہ ہی مجبور اید وست
پاس سونی مین وہ جو ور پہری رہتی تہی
بیٹہتی وہ مین پہلا پہر گہڑی رہتی تہی

گفتگو پہریکی کرتی ہو سخن سازونسی
پہرون اسے کوشش رہا کرتی تہی ...

حال دلکا ہی بیان تفرقہ پرداز ونسی | صحبت اب آن رہی ہی خلل انداز ونسی

فرق آیا حرکاتو مین خدا خیر کری
نہ نکلنی لگی باتو مین خدا خیر کری

جو کبھی کہتی تھی ہم ہم پہ اوسی ہنستی تھی | سخت کہتی تھی تو سنکر اوسی چپ رہتی تھی
رنج لگتی تھی نہ یون بہوش نہ یون ہنستی تھی | اس مروت پہ تمہاری یہی ہم کہتی تھی

اسپہ قربان ہونگی اسی چاہینگی ہم
مونہ سی نکلا ہی جو کچھ اسکو نباہینگی ہم

کوئی آسکتا نہ تھا اپنی سوا صحبت مین | دوسری یکو نہ رسائی تھی تیری خدمت مین
متفق قصہ مین ہم تھی ہر ایک حالت مین | انجمن مین تمہین ہوتی تھی ہمین خلوت مین

مصحف رخکو سمجھتا نہ تھا ایمان کوئی
خال ہندو کا نہ عاشق تھا مسلمان کوئی

کیسی تدبیر تمہاری ہی یہ کیسی تجویز | نہ رہی آپکو ہرگز کس و ناکس کی تمیز
چیز اب اونکو سمجھنی لگی جو تھی ناچیز | ہمسی یکسا نہین جاتا ہی ذلیلونکو عزیز

اونسی نیکی کرو ممنون جو بد افعال نہون
لوٹین وہ دولت دیدار جو کچھ مال نہون

عیش باغ آپ کبھی سیر کو جو جاتی تھی | خار ہوتا تھا جو بندہ نہ وہان پاتی تھی
غنچہ سان میری جدائی سی جگر تنگ تھی | بھیجکر ایک صبا شوق سی بلواتی تھی

ہر روش پر مجھی تم ساتھ لئی پھرتی تھی
ہاتھ مین اپنی میرا ہاتھ لئی پھرتی تھی

شاد تھا رنج میری جان کدورت نادر | حال پھر ایسی تو پھر تھی تمہاری ظاہر
کبھی خدمت مین جو ہوتی نہ تھی چندی حاضر | سنتین مانتی پھرتی تھی ہماری خاطر

روشنی سبزہ مین جا کی کیا کرتی تھی
چلی جا جا مین وزرات بند کیا کرتی تھی

روز و شب وہ جو رہا کرتی تھی صحبت تیری — ہم نشینی کی جو خدمت تھی وہ خدمت نہ رہی
قصہ کوتاہ ہوا مہر و محبت نہ رہی — مونہہ دکھانیکو ہماری کوئی صورت نہ رہی

التماس اتنا تو رکھتی تھی تمھاری ذات سے ہم
پھر گیا تو مگر اپنی نہ پھری بات سے ہم

اٹھ گیا مہر و محبت کا زمانہ سے رواج — بیٹھتی تھی اس اوپر پھر نہ لگا کبھی علاج
یوں تو معشوقوں کا ہوتا ہی تلوّن کا مزاج — پر نہ اتنا بھی کہ کل تھی جو طبیعت نہیں آج

یا ہمیں ساتھ رہا کرتی تھی اندر باہر
یا ہمیں ہیں کہ ہمیں حکم ہی باہر باہر

یہی طرزیں ہیں جو صاحب یہی ہیں انداز — ہمنے بھی عہد کیا دل سے کہ اب ای بندہ نواز
نکریں گے کبھی طرف تیری کبھی روئے نیاز — اس طرف کعبہ بھی ہووی تو کریں ترک نماز

وہاں نکلجاویں جہاں انکا نہ پتا ملتا ہو
نہ ملیں ملنے سے تیری جو خدا ملتا ہو

جان جان دلکا جلانا نہ تمھیں آتا تھا — خندہ زن ہوکے رلانا نہ تمھیں آتا تھا
مونہہ کو دکھلا کے چھپانا نہ تمھیں آتا تھا — بگڑی صورت کا بنانا نہ تمھیں آتا تھا

گرہ ابرو میں نہ تھی کاکل پیچاں کی طرح
زلف کو انکا رخ نہ پہرا رہتا تھا مژگاں کی طرح

خود فروشی کی سعید تھی نہ خودکامی کی — پختہ خامی کی چلن چلتی نہ تھی خامی سے
ہو نہ سلواتی تھی مبارز کی جفا کی — ننگ آتا تھا تمھیں نام سے بدنامی کی

پر ہی جب سے ہوئی حسن میں مغرور ہوئی تم
پاس سے انکو نہ سکا تنہا بہت دور ہوئی تم

سرمہ دیتی تھی تو آنکھوں کو چھپاتی تھی تم — پان کھاتی تھی تو مونہہ کو نہ دکھاتی تھی تم
مہندی ملتی تھی تو ہاتھونکو چھپاتی تھی تم — پاؤں تک خلخال پہن کر نہ ہلاتی تھی تم

قتل سے عاشق صادق کی دغا باز تھی

خون ناحق سے تمہین شرم و حیا مانع تھی

جو خوشی خاطر نازک کو نہین اسکا غم
رہ نہین سکتی کی بی شغل رہی گشتی باہم

کھاتی تیر محبت کی جو کھاتی ہو قسم
دیکھو نہ لینگی کوئی زیبا صنم جیسی ہم

عشق بازی کا نہ ہو لینگی مزا یاد رہی
دل لگا لینگی فرنگی محل آباد رہی

یہ غلط ہے کہ ہے سا کوئی محبوب نہین
راست بازونسی سیا ہر ہوگی کبھی خوب نہین

کیا کوئی اور زمانہ مین خوش اسلوب نہین
تہ سے ہی دوستی صاحب کو جو مطلوب نہین

تمکو غیرونکی مدارات مبارک ہووی
ہمکو جس سے ہی ملاقات مبارک ہووی

ایسا شاید ہی اب اللہ سے ہمکو مقصود
سامنی اپنی تجھی کچھ نہ وہ سمجھی موجود

آشنائی جیسی مقبول ہو رنجش مردود
رخ گلرنگ جو کھلائی تو نہ بیچی تو درود

نرگسی چشم کا حیرت سے تماشائی ہو
سنبل زلف کی بو سونگھی تو سودائی ہو

خون کری دلکو تمہاری رگ جانسی دم
ہاتھ ملتی پھرو پھر جائی جو پاؤ نخ تغمر

حلقۂ ناف کی تنگی سے رہو تنگ اکثر
چلی ہاتھ آئین تو گل کھایا کرو چھاتی پر

لعل لب دیکھی تو سرو پیٹی بہت تنگ سے تو
ہو نشہ چاٹا کری نام دہن تنگ سے تو

خوبی گوش کری اپنا تمہین حلقہ بگوش
دیکھکر آئینہ ہسان سینہ چھپا رستی سی خموش

پہرون ہی رکھی وہ گردنکی صراحی مدہوش
حسن مین اوسکی غرض ہو یہ کسی کو نہ ہوش

نقش دلپر تیری نقش و رونداں سی رہی
خار خار آئنہ پیکر کا وہ مژگان سی رہی

منہ ہنسکا ہو وہ الزام تجھی دی دیکھی
خندہ زن ہو کی حقیقت کو تری کھو دیکھی

عرق شرم سی رخسار و جبین دھو دیکھو
آنکھ اوس گل کی تو شبنم کی طرح رو دیکھو

طعن و تشنیع بہی وہ ہمرتقا تجہکو کری
صورت ماہ نو انگشت نما تجہکو کری

ملتزا میز کلاموں سی ہین الکہر دن
اوسکی زلفوں کیطرح کان تلک اوسکی بہون
چہیڑ کی باتین بتاؤن اوسی تجہسی سخن
جو فرشتی بنی نہ ہووی کی ہو سو اوسکی ہو کون

دل بہلاوی وہ تیرا جیسی جگر جل نہ سکی
تجہسی جل نکلی وہ تو اوس سی بہل نہ سکی

راہ پہر لاؤن اوسی راہ بتاؤن تجہکو
تنگ آغوش مین لون اور دکہاؤن تجہکو
لب بلب اوس سی رہون غمزہ نہ لگاؤن تجہکو
جس طرح تو نی جلایا ہی جلاؤن تجہکو

شادمان خاطر نازک ہو تجہی غم ہووی
میری گہر عید تیری گہر مین محرم ہووی

گفتگو اتنی لئی تہی یہہ شکایت انگیز
نقص بیجا کی لئی میری لکہو دست آویز
یاری غیر سی تا اب بہی کرو تم پرہیز
تو یہہ ہو اوہر کو نگہ لطف آمیز

پہر وہی ہم وہی تم اور وہی دیوانہ ہم
پہر وہی شمع ہو تم اور وہی پروانہ ہم

غیر معشوق کا نکلا ہی زبان سی جو نام
حرف حق لکہی یہہ واسوخت کو کرتا ہی تمام
چہیڑ نیکی ہی صاحب کی فقط تہا یہہ کلام
مست بیرامانیو اسباب تکا آتش ہی غلام

دوستی علی سی و آلہ جو منظور ہی ہو
انکہ اوٹہاکر نہ کبہی دیکہین اگر حور ہی ہو

ترکیب بند میر تقی متخلص بہ میر

عمر گذری ہو چکا آسودگی کا روزگار
معرکہ ہی یکطرف دونوں ہوئی ہیں سامنی
مجلسی کہنی رہی ہیں یکطرف لتنی جو یہہ
عاشقی جب تہی تہی بہینی تب نہ تہی [illegible]
رنج و محنت کی تئیں آرام سی ہی ننگ و عار
زخم دلکی بہیہ سی وہ گر ہی بی اختیار
صبر سی جیتا ہی دل تا ور رہی بی شمار
کیا کہون کیا کچھ دکہاتا ہی مجہی اب ہجر یار

سینہ دیکھو چاک ہے ناخن سے سب نچا ہوا | انکھیں دیکھو ڈوبی خونین جگہ دیکھو بیقرار

آنکہ گفتی عشق را درمان بہ ہجران کردہ اند
کاش میگفتی کہ ہجران را چہ درمان کردہ اند

ایک کنارے ہی جو توجہ ہین کی زمین کی نالان | خاک پر بسمل پڑی ہین کیسی کیسی نیم جان
دو قدم پر ہی یہ ہنگامہ تیری کوچی کی بیچ | آشنائی کچھ نہین لگتی کہ مجھکو دیدبان
مونہہ پہ کھائی والی تلوار و تلی بھولی ہوئی | سیکڑون یکجا ہین وے جنسی سی
دیکھ منہ ہین سر ہی یہ پڑا ہی سر نہین جو ڈھیر ہو | ہین زیارت کر و بی حد کشتہ اس شمشیر کی
عمر دی بی خانمان بیوارثی بیکس غریب | زخمونکی دامن لیے مونہہ پر پڑی ہین بیشتر

گو تو ہم آئی پی طوف شہیدان دور نیست
گریہ می آید در انجا راہ چندان دور نیست

لی لپیٹ یک آن مین وحشت سی یہ سارا جہان | خاک اڑا ہوا یک دم مین کاروان در کاروان
تیرہ کر عالم کو رہ سرمایۂ گرد و غبار | چشم ما روشن تو ہو آوارۂ کون و مکان
مینی بجا طلی کیا کرنا زمین کا تیری تئین | کھینچنا سر کا مبارک ہو تجھی تا آسمان
لیکن اتنا ہی بر آشفتہ نہو جانا کہین | پیشرو رکھتی ہین ساری خاطر واماندگان
سو خدا نا کردہ ہم کہتی نہین یاس ادب سی | کوئی دم وقفہ کری یاد پر ہو دی مجھکو میان

یکقدم آہی کہ گرد باد و دامن صحرا بس است
در قفا تا اندر است پشت خاک ہا تنہا بس است

گر پچھی ہو الفت تیری جی پیرا جانا تما بلا | پہر بہ تھا و لیکن کہ شاید دیوری تو داد وفا
و جیلی تا خاطر خواہ تو معلوم ہتا پیری تئین | آن لگو لک بہی تھی جیتنک مین تہا جدا
گاہ باشد رحم کو بہی رحم فرماوی وہ شوخ | دیکھ مجھ ناکام کو یکدم کبہی ترکس ہو خفا
ایک ساعت پاس بیٹھی درد دل پیری کہی | کرکے مجھ ازی اٹھی یہ شیری تئین کیا ہو گیا
سو تو یہ سب ہو چکا ہی کاش آ جانا تو | ایسی آجانیکا تیری کون ہیلا مشتاق

آہ دی و حسرت وصل از دلم بر داشتی

حسنی بود از وصال آن ہم مین نگند اشتی

ہین خرابی آج جتنی کل یہہ تہی لوگونکی گہر
طاق کسری کو سنا ہوگا کہ کیا تہا عمل
گہر کا صاحب تو اڑا ناکر کی یکسان خاک سی
خط بابل سی لکہا ہی صفحہ کون دہر مکان
کیتنی کیسی خانہ ذی شان کین یہان مل گئی

مست بنا ہی خانہ مین منعم رہا کر اسقدر
ایک ہین اوس طاق کا کسری کی بیپای اثر
اینٹ باری اینٹ سی یہہ کچہ ہوا اوس گہر پہ
کیون نہ ماغ آتا چلا تا ہی ہی اپنا تو کدہر
لکہا ہی عبرت ہی یہہ معمورہ جہان لکا بیخبر

ہر کجا افتادہ بینی خشت در ویرانہ
ہست فرد دفتر احوال صاحب خانہ

کم بہت سننی مین آتا ہی کوی رنجوری
روشنی آنکہونکی ہی منظور سا ہی خلق کو
ہم کنی بہی یہہ دو آتش کی پرکالی کبہی
ایک نی مارا چہرک کر جی سی ہمکو ایتراع
ہمکو حیرانی ہی اسمین جسکو سنتی ہین اوسی

یا کسی مجروح کا زخم جگر ناسور رہی
قوت دل کا جدہر دیکہو ادہر مذکور ہی
اوسی ہم ابتدا جو کیہی ہی کسی مقدور ہی
ایک نی ایسا جلایا اتنا کہ مشہور ہی
ان ہی دو لو آفتونکی پہ زش منظور ہی

ما سرشک گرم و آہ آتشین دیدیم و بس
بہرہ کز چشم و دل دیدیم این دیدیم و بس

دل نہین مجکو ملا یہہ کوئی جی کا ہی وبال
خود بخود جاتا ہی کتنا آرزو ہی کیا اوسی
یا دہین ایسی ہوا ہو کچہ سبب تو ہی بجا
ناکسو کی گیسو و کاکل کا وابستہ ہون مین
کیا کرون ایذا ہی ہیو حبب غرض تجہ بیان

گفتنی ہو تو کہون ای میر مین کچہ اسکا حال
چاہتا ہی سیم و زر یا کوئی دلبر خوش جمال
عشقبازی ہی مفلسی یا زردگی رنج و ملال
ہی کسی کی چاند سی منہ کا مجکو ہی بال
فی غم درد جدائی ہی نہ اندوہ وصال

نیستم عاشق ابلہا ہر لیک میکاہد دلم
عمر بگذشت و نمیدانم چہ میخواہد دلم
مثنوی میر تقی متخلص بمیر

عشق ہی تازہ کار و تازہ خیال | ہر جگہ اوسکی ایک نئی ہی چال
دل مین جا کر کہین تو درد ہوا | کہین سینہ مین آہ سرد ہوا
کہین آنکہون سی خون ہو کی بہا | کہین سر مین جنون ہو کی رہا
کہین رونا ہوا ندامت کا | کہین ہنسنا ہوا ملاحت کا
گہ نمک اوسکو داغ کا پایا | گہ پتنگا چراغ کا پایا
یہان طپیدن ہوا جگر کی بیچ | وہان تبسم ہی زخم تر کی بیچ
کہین آنسو کی یہ سرایت ہی | کہین یہ خون جہان شکایت ہی
تہا کسو دل مین نالہ جانکاہ | ہی کسو لب پہ ناتوان کی آہ
تہا کسو کی پلک کی نمناکی | ہی کہین خاطرون کی غمناکی
کہین باعث ہی دل کی تنگی کا | کہین موجب شکستہ رنگی کا
کہین اندوہ جان آگہ تہا | شورش سینہ ایک جا گہ تہا
کہین عشاق مین نیاز ہوا | کہین اندوہ جان گداز ہوا
ہی کہین دل جگر کی بیتابی | تہا کسو مضطرب کی بیخوابی
کسو چہرہ کا رنگ زرد ہوا | کسو محمل کی رہ کا گرد ہوا
طور پر جا کی شعلہ پیشہ رہا | بیستون مین شرار تیشہ رہا
کہین آتی زار مین لگائی آگ | کہین تیغ اور گلو مین رکہی لاگ
کبہو افغان مرغ گلشن تہا | کہین قمری کا طوق گردن تہا
کبہو سلخ مین جا فشارہ ہوا | کہین دل ہو کی پارہ پارہ ہوا
ایک عالم مین دردمندی کی | ایک محفل مین جا سپندی کی
ایک دل سی اوٹہی ہی ہو کر دود | ایک لب پر سخن ہی خون آلود
ایک زمانہ مین دلکی خواہش تہا | ایک ساعت جگر کی کاہش تہا
کہیو میٹہی ہی کہین ہو کر چاہ | کہین رہتا ہی قتل تک ہمراہ
خار خار دل غریبان ہی | انتظار بلا نصیبان ہی